محمد راشد

ڈاکٹر محمد فاروق خان — ایک مرد مجاہد

ڈاکٹر محمد فاروق خان — ایک مرد مجاہد، جس نے اپنی زندگی جہالت اور ناخواندگی کے خلاف جدوجہد کے لیے وقف کر رکھی تھی، اس مجاہد کو شہید کر دیا گیا۔ — ایک بہادر انسان، جو ظالموں کے سامنے کلمۂ حق کہتا رہا، انھیں انسانیت کا اور عدل و انصاف کا درس دیتا رہا، ننگی تلواروں کے درمیان دلیل کا پرچم لہراتا رہا، اس بہادر سے اس کی قوم کو محروم کر دیا گیا۔ — ایک چراغ راہ، جو بڑھتے ہوئے اندھیروں میں روشنی پھیلانے کی کوشش کرتا رہا، دین کی روشنی، علم کی روشنی، اخلاق کی روشنی، اس چراغ کو ہمیشہ کے لیے بجھا دیا گیا۔ — ایک مہربان سرپرست، جس نے یتیم بچوں کی باپ بن کر کفالت کی، ہزاروں دکھی اور بے سہارا انسانوں کو گلے سے لگایا، ان کا غم اپنایا، ان کو سہارا دیا، اس مہربان کو ظلم کا نشانہ بنا دیا گیا۔

ڈاکٹر محمد فاروق خان نے اپنی ساری زندگی ہنستے مسکراتے ہوئے گزاری۔ ہمیشہ لوگوں میں مسکراہٹیں تقسیم کیں۔ وہ کسی بڑی شخصیت سے مخاطب ہوتے یا عام ملازم سے، ایک تبسم ان کے چہرے پر کھلا رہتا جو مخاطب کو ان کی محبت، شفقت اور انسانیت کا بھرپور احساس دلاتا۔ ان کے ماتھے پر کبھی بل نہ آتا تھا۔ یہ وصف وہ آخری سانس تک نہ بھولے، اپنے ظالم قاتل کو بھی مسکرا کر دیکھتے رہے۔ یہی مسکراہٹ موت کے بعد بھی ان کے چہرے پر سجی ہوئی تھی۔

ڈاکٹر محمد فاروق خان انسانیت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ وہ جانتے تھے کہ یہ زندگی چند روزہ ہے۔ انھوں نے زندگی کی نعمت کو بھرپور استعمال کیا۔ اللہ کے دین اور انسانوں کی خدمت کو انھوں نے اپنا مشن بنا رکھا تھا۔ وہ اس مشن کے لیے دن رات کام کرتے تھکتے نہ تھے۔ وہ آخر وقت تک اسی مشن کے لیے سرگرم رہے۔ ان کا جانا ایک بڑا حادثہ، ایک بڑا نقصان ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے دنیا سے

رخصت ہو جانے سے بھی دنیا کے کام رک نہیں جاتے۔ اللہ کی مشیت کے مطابق ڈاکٹر فاروق خان کا کام پورا ہوا اور اس نے انھیں واپس بلا لیا، وہ جب چاہے گا، ان جیسے اور لوگ پیدا کر دے گا جو اندھیروں میں شمع جلاتے رہیں گے، جو گردنیں کٹاتے رہیں گے، جو حق کا پرچم لہراتے رہیں گے، جو اس مشن کو آگے بڑھاتے رہیں گے جس کا عزم ڈاکٹر محمد فاروق خان نے کر رکھا تھا۔

یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ اس وقت جہاں ترقی یافتہ دنیا میں زندگی کی ہر نعمت انسانوں کو میسر ہے۔ جو عام طور پر ان کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ وہاں دوسری طرف اس دنیا میں بہت بڑی تعداد میں ایسے غریب لوگ اور مجبور اقوام بھی موجود ہیں جن میں ابھی تک بھوک، ننگ اور جہالت کا دور دورہ ہے۔ جہاں زندگی کی بنیادی ضروریات کی خاطر انسان ترستا ہے۔ اس پر مزید تلخ حقیقت یہ ہے کہ ان پس ماندہ ممالک کی معیشت کافی حد تک ترقی یافتہ دنیا کے قبضہ میں ہے۔ ان کے بجٹ کا بیشتر حصہ ان قرضوں کے سود کی ادائیگی میں خرچ ہو جاتا ہے جو انھوں نے مغربی ممالک سے اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے، لیے ہوتے ہیں۔ یوں یہ اقوام غربت و افلاس اور پریشانیوں کے ایک گھن چکر میں قید ہیں جن سے نکلنے کی ان کے لیے راہ بہت محدود ہے۔ افسوس ہے کہ اقوام متحدہ نے اس صریح بے انصافی اور امتیاز کے خاتمے کو حقوق انسانی کے چارٹر میں شامل نہیں کیا۔ اس حوالے سے حقوق انسانی کا یہ چارٹر نامکمل اور ناقص ہے۔ اس دنیا کے آسودہ حال لوگوں اور اقوام کا یہ فرض ہے کہ وہ محروم اقوام کی مصیبتوں کا مداوا کرنے میں ان کی مدد کریں۔

(ڈاکٹر محمد فاروق خان کی کتاب ''جدید ذہن کے شبہات اور اسلام کا جواب'' سے ایک اقتباس ۱۰۸)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org